اتباع سنت ہی دین ہے

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

نعت عظمٰی

عمر کے ساتھ ساتھ کچھ بیماری نے بھی مجھ کو پست ہمت کر دیا ہے اب زیادہ کام کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ جو لمحات زندگی کسی کار خیر میں صرف ہو جائیں وہی سرمایہ آخرت ہیں اگر ایک دل کو بھی اللہ پاک ہدایت عطا فرما دیں تو بس بہت ہے۔ دین بڑی نعمت ہے اللہ پاک کی ہماری لئے، ہم اس کی قدر نہیں کرتے۔ آج جس صورت میں بھی دین ہمارے پاس آیا ہے بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا۔ اس کی ناقدری نہ کیجئے۔ ہمارے حضرت نے فرمایا جس امتی کے دل میں دین کی تھوڑی سی بھی عظمت و محبت ہے، انشاء اللہ نجات ہو جائے گی خواہ اعمال میں کوتاہی کیوں نہ ہو اور صحیح معنوں میں امتی تو وہی ہے جس کے دل میں اتباع سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت ہے۔

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں گے حوض کوثر پر اس وقت ایک گروہ آ کر کہے گا کہ ہم بھی آپ کے امتی ہیں۔ لیکن فرشتے کہیں گے کہ نہیں انہوں نے سینکڑوں فتنے پیدا کر دیئے تھے بعد میں آپ کے دین میں نئی باتیں شامل کر دی تھیں۔ آپ فرمائیں گے دور رہو، دور رہو۔

حقیقت دین

دیکھنا تو یہ چاہیے کہ دین بھی ہمارے پاس پورا ہے یا نہیں کمزور ہے یا قوی ہے لیکن یہ بعد میں دیکھا جائے گا اس وقت تو اس کی فکر کرنا ہے کہ...... روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ ہی صرف

دین نہیں ہے دین کے پانچوں عنوان پر عمل تم پر فرض ہے۔ جہاں جہاں صورت دین تو نظر آتی ہے مگر حقیقت دین مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے ہمارے دلوں میں دین کی عظمت ومحبت نہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم کو دین کا صحیح علم ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے تاویلیں اور مصلحت اندیشی سے کام لینا شروع کر دیا ہے آپ نے اپنے منشاء کے مطابق دین کے ہر معاملہ میں تاویلیں کر لیں، پھر وہ اصل دین کہاں رہا۔ لا الہ الا اللہ اب آپ کہیں گے۔ پھر وہی بات دہراتا ہوں کیا کروں آج کل کا خطرناک ماحول ہر وقت پیش نظر ہے۔ پھر تکرار کرنا ہی پڑتا ہے۔ دین کی عظمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ تمام امور زندگی میں احکام الٰہی کے آگے بے چون و چرا سر جھکا دیا جائے لیکن عظمت پیدا ہوتی ہے اللہ کے احکام کا علم ہونے پر جب احکامات شرعیہ پر عمل کیا جاتا ہے تو اس پر وعدہ ہے حیات طیبہ اور نجات اخروی کا اور یہ اعلان بھی ہے کہ اگر ان احکام کی خلاف ورزی کی تو ابدالاباد تک جہنم کی آگ اور عذاب والی زندگی ہے...... الامان الحذر:

ایمان کا حق واجب

عظمت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے دین کا علم نہ ہونا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ دین حاصل کرنے کے ذرائع بہت کم ہیں۔ دین کی عظمت پیدا ہوتی ہے اس پر غور کرنے سے کہ کتنے انعامات الٰہیہ ہر لحہ ہم پر ہوتے رہتے ہیں اور کتنے جہنمی اعمال سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بچا رکھا ہے۔ علم حاصل ہوتا ہے اہل علم کی صحبت سے اور اہل علم کی کتابوں سے ان سے ضرورت کے مطابق دین کے مسائل معلوم ہو جاتے ہیں عورتوں کیلئے بھی اور مردوں کیلئے بہشتی زیور بہت جامع کتاب ہے اس سے بہتر دینی معلومات کی کوئی کتاب آسان اور مکمل اس جیسی دوسری نہیں ہے۔ ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے کہ علم دین والے علمائے دین کہلاتے اور محبت پیدا کرنے والے صوفیاء اولیاء کرام دونوں سے تعلیم وتربیت کے بعد دین کی عظمت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت بھی اور اسی تعلیم وتربیت سے ہمارا ایمان واسلام مکمل ہوتا ہے۔ اللہ سے محبت کرنے کے انداز بھی سیکھنے کے قابل ہیں۔ اب اس زمانے میں اس طرح دین حاصل کرنے کا کہیں

موقع ہی نہیں ملتا اور نئی نسلیں تو ان سب باتوں سے بیگانہ ہوئی چلی جاتی ہیں کیونکہ اس طرح کی تعلیم وتربیت کے مواقع ہی نصیب نہیں ہیں اب جو کچھ بھی وضع داری، رواداری پہلے لوگوں کی رہ گئی ہے یہ بھی اللہ کی نعمتیں ہیں اور اب یہ بھی سلب ہوتی جا رہی ہیں......اس سے آج کل تو ہمارا یہ حال ہے کہ اللہ کے انعامات کا استحضار ہی نہیں ہے اور اسی وجہ سے شکر کی توفیق نہیں ہے۔ اب ہم کو کرنا چاہیے کہ اللہ کے دین کی عظمت ومحبت پیدا ہو جائے تا کہ ہماری نجات ہو سکے اس کیلئے تھوڑا اہتمام کرنا ضروری ہے اس کیلئے اپنا جائزہ لیجئے آپ کتنے دین دار ہیں۔ میں اپنی اور آپ کی خیر اندیشی کیلئے یہ مختصر بات عرض کر رہا ہوں۔ نماز کی پابندی کے ساتھ فرائض وواجبات حقوق کا علم کیا کیا ادا کر رہے ہیں کیا صرف یہ کہ اس نے اطاعت کی میری تو اللہ پاک اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بتا رہے ہیں تا کہ آپ کی عظمت ومحبت ہمارے دل میں اتر جائے۔ اور ہم ان کی اتباع کر کے اپنے ایمان واسلام کا حق واجب عملاً ادا کریں۔

اسلامی زندگی

اگر ہم چاہتے ہیں کہ محبت وعظمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا ہو اس کے لئے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضروری ہے اور جب اللہ کے پیارے سے محبت کرو گے تو اللہ کی نظر میں تمہاری کیا حیثیت ہو جائے گی۔ ہمارے آپ کے سارے دن کی زندگی کے اعمال اتباع شریعت کے تحت ہو جائیں گے۔ ہماری آپ کی معرفت یہی ہے کہ صبح سے شام تک کی زندگی کو دیکھ لیں حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق نفس یہ کس طرح ادا ہوتے ہیں یہ جو کچھ بھی سنت کے مطابق ہوگا وہی ہمارا عمل مقبول ہوگا۔ پھر وہی بات ہے یہ انداز زندگی کس طرح حاصل ہو۔ برخلاف اس کے آج کل کے معاشرے میں ہمارا ایمان خطرہ میں ہے۔ گھر گھر یہ ٹیلی ویژن تصاویر گانے بجانے، میز کرسی پر کھانا، محرم نامحرم کا اختلاط غیر مذہبی تعلیم وتمدن لڑکے لڑکیوں کے بے پردہ لباس کھلا ہوا بدن اس میں کون سی ادا اسلامی زندگی کی ہے۔ تم جب پانچ سات افراد پر اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکتے اور بلند وبانگ دعوے پر جوش نعرے لگا کر سارے ملک میں اسلامی حکومت قائم کرنے کیلئے کہاں جا رہے ہو۔ پہلے اپنی زندگی کو تو اسلامی بنا لو۔

اسلامی لباس

اللہ پاک نے تو انسان کو بہترین خلعت عطا فرمائی اور انسان اسفل السافلین میں چلا جا رہا ہے۔ تم نے تو نصرانیوں کی وضع کے کپڑے پہن لئے اور دربار الٰہی میں انداز رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے نماز کیلئے کھڑے ہوگئے اب یہ تو اللہ کی مرضی ہے قبول کرے یا نہ کرے مگر یہ وضع نماز کے وقار کے خلاف ہے۔ یہ بے ادبی تم کس تاویل سے جائز کر لیتے ہو جو قطعی ناجائز ہے اگر تمہاری عورتوں کے سر ڈھکے ہوں جسم ننگا نہ رہے تو کون تمہاری گردن دبائے گا۔ ہاں ابلیس زدہ ذہنیت والے لوگ ضرور فیشن کے خلاف کہیں گے مگر خدا اور رسولؐ کے نزدیک تو شریفوں کا لباس اسلامی ہے تم کو کوئی سونے کے زیور کے دام لے کر پیتل کا زیور دے دے تو تم کیا سوچو گے' کیا کہو گے' تم خود یہ دھوکہ والی بات کرتے ہو کہ نماز پڑھتے ہو اور لباس ہے فرنگیوں کا۔ پہلے زمانہ کے لوگ اس لباس کو رزیلوں، کمینوں اور ننگوں کا لباس کہتے تھے جس کو تم نے آج شریفوں کے لباس کا نام دے رکھا ہے۔

نصرت خداوندی

ہاں مجرم ہو کر ان بے حیائیوں کا اعتراف کر لو اور ان کو چھوڑنے کا ارادہ بھی ہو تو پھر خدا تمہارے لئے اپنی آخرت کا سامان بھی ایسا ہی پیدا کر دے گا۔ تم کو مدد ملے گی ان کو چھوڑنے میں۔ ایک صاحب لاہور سے آئے کہنے لگے ہم تو بڑی عیش و عشرت کے سامان میں رہتے ہیں۔ اپنے ایک عزیز کے ہاں مہمان ہیں اور بڑے عیش و آرام کے سامان مہیا ہیں۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن تصاویر صوفے ہمارا گھر تو جنت کدہ بنا ہوا ہے اور آپ کی مجلس میں بیٹھ کر یہ معلوم ہوا کہ یہ تو سارے سامان عیش خلاف شروع ہیں اور دوزخ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ جب ہم گھر لوٹ کر گئے تو وہ جنت کدہ ہم کو جہنم کدہ معلوم ہوا کہ ہم نے اپنے میزبان سے کہا یا تو ان جہنم کی چیزوں کو نکالو اپنے گھر سے یا پھر اس گھر میں قیام نہ کریں گے خدا حافظ!

سبحان اللہ! ذرا سی دیر میں ایک شخص نے کیا اثر لیا ہم آپ عرصے سے یہ باتیں سن رہے ہیں کاش ہماری زندگی بھی اس فسق و فجور والی چیزوں سے بچ جائے اور اسلامی معاشرہ کی راحت و عیش نصیب فرمائے۔

قرب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت

ہم اپنے معاشرے میں ان گندگیوں کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھا کرتے ہیں لیکن اس کی اہمیت سے بالکل بے خبر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا قرب میری جالی کے پاس آنے میں نہیں ہے بلکہ اتباع میں ہے۔ ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ کسی کو ساری عمر روزانہ خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور اتباع شریعت نہ ہو تو وہ زیارت اس کے کسی کام نہ آئے گی۔ سنت کے مطابق اعمال ضروری ہیں۔ جن پر مدار ہے ہمارے ایمان واسلام کا۔

میں یہ باتیں بار بار اسی لئے دہراتا ہوں کہ آج فیصلہ کرلیں کہ ہم کو جنت کے اعمال کرنا ہیں یا جہنم کے اعمال کو جائز سمجھتے ہو تو آخرت کے دردناک عذابوں کیلئے تیار ہو جاؤ جب تمہاری لذتیں وابستہ ہیں ان بے حیائی و ناپاکی کے کاموں سے توبہ نہ کرو گے تو یاد رکھو دنیا میں بھی عذاب ہوگا قبر میں بھی برزخ میں بھی قیامت میں بھی بداعمالیاں کرے گا وہ عذاب آخرت سے بچ نہیں سکتا اور جس نے اچھے اعمال کئے عورت ہو یا مرد ہو اور ایمان شرط ہے اس کو یہاں بھی حیوۃ طیبہ ملے گی اور قبر میں بھی برزخ اور حشر میں بھی عیش و کامیابی ہے۔

توفیق ندامت

خدا کیلئے پہلے اخباروں اور فوٹو والی کتابوں کو گھر سے نکال دو اور اس خوف سے نکالو کہ ان کی موجودگی میں جنت کے اعمال کی توفیق نہ ہوگی۔ آج وہ بھی ایک مسلمان ہے جو سود و شراب، رشوت میں ملوث ہے اور جس نے تصاویر، گانے، بے پردگی کے سامان کو حلال اور جائز سمجھ رکھا ہے۔ بس سن لیا کہ مسلمان کو نماز پڑھنا اور قرآن پڑھنا فرض ہے۔ ارے بغیر عظمت اور محبت الٰہی و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین کے سارے اجزاء نہیں مل سکیں گے۔ اب غور سے سنو کہ تم کو کیا کرنا ہے۔ دو رکعت نماز خشوع خضوع سے ادا کرو پھر اپنے دل کو متوجہ کرو اور گڑگڑا کر اپنے مولا سے کہو: ایاک نعبد وایاک نستعین اور کہو یا اللہ میں عاجز ہوں میں مغلوب ہوگیا ہوں میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں آپ توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا حیی یا قیوم برحمتک استغیث

یہ اسم اعظم ہے اس کو خوب پڑھو اور کہو یا اللہ جو کچھ میرے اوپر ہے میری شامت اعمال ہے۔ یا اللہ اتنا بوجھ مجھ پر نہ ڈالئے کہ اٹھائے نہ اٹھ سکے اور یا اللہ یہ مناجات آپ ہی نے عطاء فرمائی ہیں اپنے بندوں کو ہلاکت سے بچانے کیلئے۔ یا اللہ آج دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے تمام تر نفسانی وشیطانی اعمال سے اور مجھ میں اتنی طاقت ایمانی نہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکوں یا اللہ مجھے تو دعا کرنا بھی نہیں آتی یہ آپ ہی سکھا رہے ہیں یا اللہ مجھے توبہ کرنا بھی نہیں آتی یا اللہ میں دل سے بھی نہیں کہہ رہا ہوں صرف زبان سے کہہ رہا ہوں یا اللہ یہ گناہ بھی مجھ سے نہ چھوٹیں گے۔ کچھ تو میں چھوڑ دوں گا اور بعض جو مجھ سے پھر بھی نہیں چھوٹیں گے مگر میں ڈرتا ہوں ان کے عذاب سے اور گناہ پھر گناہ ہی ہیں میں تو قدرت نہیں رکھتا ان کو چھوڑنے کی یا اللہ آپ خود ہی چھڑا لیجئے اپنی رحمت سے اپنے فضل وکرم سے آپ بچا لیجئے اور مجھے اپنی مغفرت ورحمت سے محروم نہ فرمایئے۔ آپ ہی ندامت کی توفیق دیجئے آپ ہی ندامت قبول فرما لیجئے اور ان گناہوں سے میرے دل میں نفرت بٹھا دیجئے۔ اور موخذہ نہ فرمایئے اور عذاب سے بچا لیجئے۔ (ربنا وقنا عذاب النار)

یا اللہ ہماری حالت بڑی خراب ہے ہم آپ کی رحمتوں سے محروم ہو گئے ہیں شیطان ابلیس نے ہمارے نفس پر قبضہ کر رکھا ہے ہم ذلیل وخوار ہو گئے ہیں ہماری تمام بداعمالیاں معاف فرما دیجئے ہم پر اپنا فضل فرمایئے۔ ہم کو ہمارے اہل وعیال کو سارے عالم کے مسلمانوں کو ہدایت فرمایئے اور معاف فرما دیجئے اور شامت اعمال سے نجات فرما دیجئے ہم کو دنیا اور آخرت میں حیوۃ طیبہ نصیب فرمایئے۔ ہماری عاقبت بخیر فرمایئے...... (آمین بحق رحمت للعالمین)